

## سوال

بنا کر آج پڑھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے؟ ہم ایک مدرسہ میں قرآن مجید حفظ کرتی ہیں۔ بعض اہل علم کے بارہ میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ جائز کہتے ہیں اور بعض اس سے روکتے ہیں۔ ہمیں صرف قرآن و سنت سے اس مسئلہ کی وضاحت درکار ہے۔ (بعض طلبات، فیصل آباد۔ م۔ ان۔ بہاولپور)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

زاد تخلف ہیں۔ امام بخاری، ابن جریر طبری، ابن المنذر، امام مالک، امام شافعی، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ان سب کے نزدیک حائضہ عورت کا قرآن کی تلاوت میں کوئی مشافقت نہیں۔ راجح بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ قرآن و سنت میں کوئی صریح اور صحیح دلیل موجود نہیں جس میں حائضہ والی عورتوں کو یہ بھی یاد رہے کہ اس بارے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جو حدیث مروی ہے کہ:

بہ چنانچہ اس (قرآن) (یونور تہذیبی، ابن ماجہ)

ث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہے۔ جب یہ شخص حجازیوں سے کوئی روایت بیان کرے تو وہ قابل اعتماد نہیں ہوتی اور یہ روایت حجازیوں سے ہے اور دوسری جاہلین عبداللہ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآنہا من اللہ، من القرآن جہا)) (دارقطنی)

یہ حدیث بھی یا یہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ اس کی سند میں محمد بن افضل ہے۔ جسے محدثین نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ یہ احادیث گھڑنے کا بھی اس پر الزام ہے۔ یہی حدیث جاہلین عبداللہ سے موقوف بھی مروی ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ ابن یحییٰ ایضاً ہے اور یہ کذاب ہے۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں احادیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"لا یستلحان الإجماع بما علی ذلک فلا یصار إلى القول بالتحريم إلا بدلیل" (نیل الأوطار 1/446)

ان دونوں کے حدیثوں کو حائضہ عورت کیلئے قرآن مجید کی تلاوت کی ممانعت کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا اور بغیر دلیل کے اسے حرام نہیں کہا جاسکتا۔

-1-

بعض القرآن الاطہر))

لے سوا کوئی نہ چھوئے، سے اسے راست لال درست نہیں ہے کیونکہ الاطہر کا معنی بخاری شریف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث متفقہ کرتی ہے۔ کہ اس کا معنی ہے مومن کے سوا قرآن کو کوئی نہ چھوئے۔  
عذرا عندی واللہ اعلم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

16

محدث فتویٰ